محمد خالد سیف

اسلامی نظریاتی کونسل

عالم اسلام سے روابط

قانون سازی میں مشاورت اسلامی نظریاتی کونسل کا اہم منصب ہے۔ اس کے لیے قرآن وسنت اولین مصادر ہیں۔ اس کے بعد مختلف فقہی مذاہب اور جدید دور میں فقہاء کی آراء سے استفادہ لازمی ہے۔ خوش قسمتی سے بہت سے اسلامی ممالک میں اسلامی قانون سازی کا عمل جاری ہے اور اس کے لیے مختلف حکومتوں نے ایسے ادارے قائم کیے ہیں، جن کے مناصب اسلامی نظریاتی کونسل سے ملتے جلتے ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے محسوس کیا کہ پیش آمدہ مسائل پر تحقیق کے دوران ہمیں دیگر اسلامی ممالک کے قانون سازی کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس کے لیے تجویز ہوا کہ ان ممالک میں دورے کر کے ایسے اداروں سے رسمی روابط قائم کیے جائیں تا کہ ان سے تبادلہ خیالات بھی ہو اور ان سے قانونی مواد بھی حاصل ہو سکے۔ اس کے لیے ایک رسمی مسودہ برائے تبادلۂ معلومات بھی تیار کیا گیا اور ان اداروں سے رابطے کے لیے وفود بھی بھیجے گئے۔

عصر حاضر میں معاشی نظام میں آئے دن نئی نئی صورتیں سامنے آ رہی ہیں، جدید سیاسی نظام کی وجہ سے بہت سے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، صنعتی وسائنسی ترقی نے جہاں انسان کے لیے بے پناہ اسباب راحت وآرام پیدا کیے، وہاں بہت سے ایسے مسائل کو بھی جنم دیا ہے، جن کا ماضی میں تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا، الغرض معاشی، سیاسی، طبی، صنعتی، سائنسی اور دیگر علوم وفنون کا دائرہ اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ ایک شخص کے لیے ان تمام علوم میں مہارت بہت مشکل ہے، دوسری طرف اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ کسی فقیہ ومجتہد کے لیے یہ بات بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے زمانے کے حالات اور عرف وعادات سے بے نیاز ہو کر کتب فقہ کو سامنے رکھ کر فیصلے کرتا چلا جائے اور منصوص وغیر منصوص احکام میں فرق نہ کرے یا زمانے کے عرف و عادات کا لحاظ نہ رکھے، ان حالات میں ضروری تھا کہ محقق علماء، مخلص فقہاء اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین پر مشتمل ایک ایسا ادارہ ہوتا، جو اجتماعی واجتہادی انداز میں عصر حاضر کے مسائل پر غور کر کے ان کا حل پیش کرے، بحمد اللہ وطن عزیز میں اسلامی نظریاتی کونسل اسی قسم کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کیلئے سرگرم عمل ہے، اسی طرح دیگر مسلم ممالک میں بھی بہت سے ادارے اس طرز پر کام کر رہے ہیں لیکن ان اداروں میں باہمی تعاون وربط کا فقدان ہے۔ اپنی طرز کے ان تمام اداروں میں اگر باہمی ربط وتعاون اور ایک دوسرے سے افادہ واستفادہ کی صورت ممکن ہو تو اجتماعی اجتہاد کی کوششیں زیادہ ثمر بار ہو سکتی ہیں، اسی مقصد کیلئے کونسل کے تین وفود مختلف اسلامی ممالک کے دوروں کیلئے تشکیل دیئے گئے تھے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

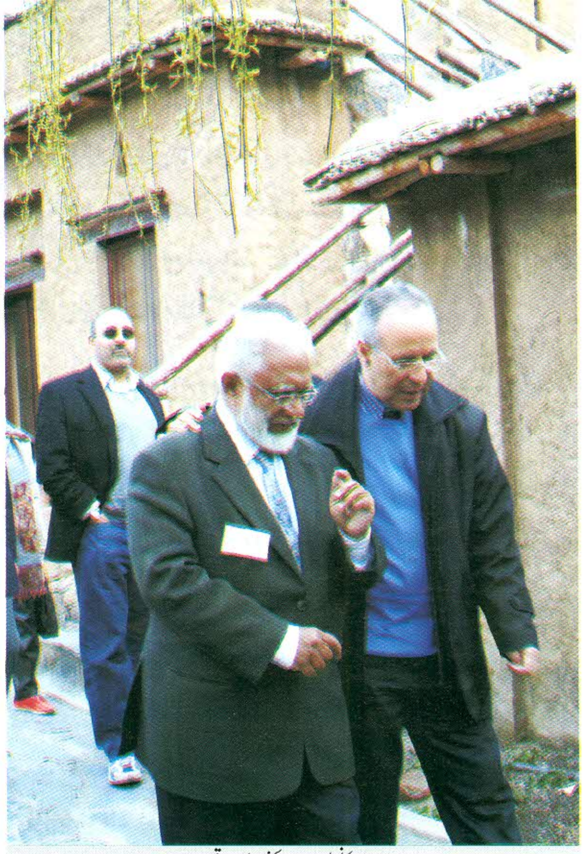

چیئرمین کونسل دورہ مراکش کے موقع پر

ملائیشیا وفد

(۱) جناب جسٹس حاذق الخیری، قائد وفد

(۲) ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد، ڈی جی (آر) تکنیکی رکن

قطر . ایران وفد

(۱) جناب علامہ عقیل ترابی، قائد وفد

(۲) جناب سید دامن علی شاہ، رکن

(۳) حافظ محمد خالد سیف، ایس آر او، تکنیکی رکن

سعودی عرب . مصر وفد

(۱) جناب حاجی محمد حنیف طیب، قائد وفد

(۲) جناب مولانا عبداللہ خلجی، رکن

(۳) جناب جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل، رکن

(۴) محترمہ پروفیسر سید بی بی رکن

(۵) جناب محمد الیاس خان، تکنیکی رکن

ملائیشیا کا دورہ کرنے والا وفد مؤرخہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۶ء کو کوالالمپور پہنچا، یکم جون کو وفد نے ISTAC کا دورہ کیا اور اس ادارہ میں قائد وفد جناب جسٹس (ر) حاذق الخیری نے ''اسلام میں انسانی حقوق'' کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا اور اس پر طویل بحث ومباحثہ بھی ہوا۔

مؤرخہ ۲ رجون کو وفد کے تکنیکی رکن جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد نے پاکستان ہائی کمیشن برائے ملائیشیا کے مسٹر جمشید افتخار کی معیت میں انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی ملائیشیا میں جناب ڈپٹی ریکٹر اور پروفیسر صاحبان سے ملاقات کی، انہوں نے

یونیورسٹی کا تعارف پیش کیا اور ڈاکٹر آزاد نے اسلامی نظریاتی کونسل کا، اس کے بعد لٹریچر کا تبادلہ ہوا اور امت مسلمہ کو درپیش جدید مسائل پر اجتہاد کی ضرورت کے موضوع پر گفتگو ہوئی اور اس بات سے اتفاق کیا گا کہ اس بارے میں انفرادی کوششوں کی بجائے مربوط اجتماعی کوششیں ہونی چاہئیں۔

سعودی عرب اور مصر کا دورہ کرنے والے وفد نے سعودی عرب میں رابطہ عالم اسلامی کے دفاتر کا دورہ کیا مصر میں جامعہ ازہر کا، ان دونوں اداروں کے ذمہ دار حضرات نے وفد سے کہا کہ اگر حکومتی سطح پر ان اداروں اور کونسل کے مابین باہمی تعاون کا معاہدہ طے پاجائے تو ہم علمی و تحقیقی کاموں میں بھرپور تعاون کیلئے تیار ہیں۔

تیسرے وفد نے ۹-۱۲/جون ۲۰۰۶ء تک قطر اور ۱۲-۱۵/جون تک ایران کا دورہ کیا۔ وفد ۱۰/جون کی صبح دوحہ انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر پہنچا تو پاکستان ایمبیسی کے جناب شوذب عباس سیکنڈ سیکرٹری اور جناب عبداللطیف پروٹوکول اسسٹنٹ نے ایئر پورٹ پر وفد کا استقبال کیا اور اسے شیزان ہوٹل پہنچایا، جہاں وفد کے قیام کے لیے انتظام کیا گیا تھا۔

۱۱/جون ۲۰۰۶ء کو وفد نے نو بجے صبح جناب عمر عبید حسن، ڈائریکٹر آف ریسرچ اینڈ اسٹڈیز سینٹر، ڈائریکٹوریٹ آف اسلامک افیئرز سے ان کے آفس میں میٹنگ کی۔ جناب علامہ عقیل ترابی اور محمد خالد سیف نے اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف کروایا، وفد کی آمد کے مقاصد کو بیان کیا اور ان سے اسلامی قانون سازی کے موضوع پر گفتگو کی۔ قطر میں اسلامی قانون سازی کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ قطر میں پہلے تو قاضی عدالتوں کا نظام تھا، جید علماء کو منصب قضاء پر فائز کیا جاتا تھا اور وہ نصوصِ کتاب وسنت کی روشنی میں فیصلے کیا کرتے تھے مگر اب پیش آمدہ جدید حالات اور بین الاقوامی تناظر کی وجہ سے صورتِ حال میں کچھ فرق آ گیا ہے۔ نئے پیش آمدہ مسائل کی وجہ سے کچھ دشواری بھی ہے کیونکہ یہ مسائل اجتہاد کا تقاضا کرتے ہیں۔ جہاں تک حدود کے نفاذ اور ان پر عمل کا تعلق ہے، تو حدود تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، ان پر عمل کے اعتبار سے کوئی شک نہیں، لیکن کسی بھی حد کے نفاذ کے وقت قابلِ غور بات یہ ہوتی ہے، کیا حد کے نافذ کرنے کی تمام شرائط موجود ہیں یا نہیں؟

وفد نے شیخ عمر عبید سے استفسار کیا کہ آپ کے ادارے سے قطر میں نافذ قوانین اور قانون سازی سے متعلق مطبوعہ صورت میں کچھ مواد دستیاب ہوسکتا ہے شیخنے کہا افسوس اس وقت ہمارے پاس اس سلسلہ میں کوئی مطبوعہ مواد موجود نہیں ہے۔

۱۱/جون ہی کو وفد کی دوسری میٹنگ جناب محمد بن یوسف الصلاتی، ایکٹنگ ڈائریکٹر آف اسلامک افیئرز ڈیپارٹمنٹ سے ان کے دفتر میں ہوئی۔ ان سے میٹنگ کے دوران بھی جناب علامہ عقیل ترابی اور محمد خالد سیف نے اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف کروایا اور اس وفد کی آمد کے مقاصد کو بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قطر میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے۔ حدود وتعزیرات کے سلسلہ میں اسلامی قوانین کے مطابق عمل کیا جاتا ہے البتہ مجرموں کو ان کے جرائم کی نوعیت کے اعتبار سے سزائیں سرعام نہیں بلکہ جیلوں کے اندر ہی دی جاتی ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ قطر میں اسلامی قوانین اور جدید اجتہادی مسائل سے متعلق جو کتب طبع ہوئی ہیں، وہ سب بہت جلد کونسل کو بذریعہ ڈاک ارسال کردی جائیں گی۔

جناب محمد بن یوسف الصلاتی نے یہ بھی کہا کہ آپ حضرات سے اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف سن کر معلوم ہوا کہ اس ادارے میں اور رابطہ عالم اسلامی کے ادارے ''مجلس المجمع الفقھی الاسلامی'' کے اغراض ومقاصد میں بہت ہم آہنگی پائی جاتی ہے لہذا میرا مشورہ ہے کہ آپ سعودی عرب کے اس ادارے سے ضرور رابطہ قائم کریں۔ اس ادارے سے رابطہ کونسل کے اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لیے یقیناً ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

۱۱/جون ہی کو محمد علی غامدی ڈائریکٹر آف منسٹرز آفس سے بھی میٹنگ طے تھی مگر افسوس کی ان کی کسی دوسری اہم سرکاری مصروفیت کی وجہ سے یہ میٹنگ نہ ہوسکی۔

پاکستانی سفارت خانہ قطر نے وفد کے ساتھ بہت تعاون کیا، خصوصاً سفیر محترم جناب محمد اصغر آفریدی، جناب شوذب عباس سیکنڈ سیکرٹری اور جناب عبداللطیف پروٹوکول اسسٹنٹ نے دورے کو کامیاب بنانے میں خاص دلچسپی لی اور انہوں نے کہا کہ کونسل کے اس وفد کے دورے کے بارے میں اگر ہمیں مناسب وقت پر مطلع کر دیا جاتا اور دورے کے اغراض ومقاصد کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر دی جاتیں، تو ہم اس وفد کے لیے مزید کئی پروگرام تشکیل دیتے۔ سفیر محترم نے وفد کے اعزاز میں لنچ دیا اور پاکستان ایمبیسی نے جناب ڈاکٹر یوسف القرضاوی سے ملاقات کے لیے بھی بہت کوششیں کیں مگر افسوس کہ پہلے تو ان سے رابطہ قائم نہ ہوسکا اور رابطہ قائم ہوا تو بے پناہ مصروفیات کے باعث وہ ۱۲/جون کی شام کو ملاقات کے لیے وقت دے رہے تھے، جب کہ وفد نے حسب پروگرام ۱۲/جون کی صبح کو تہران کے لیے روانہ ہوجانا تھا۔

حسب پروگرام وفد ۱۲/جون کو تہران روانہ ہوگیا، امام خمینی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر پاکستانی سفارت خانہ کے احباب اور ایرانی وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر جناب حمید رضا خردمند نے وفد کا استقبال کیا۔ ایرانی وزارت خارجہ کی طرف سے وزارت کے تہران میں گیسٹ ہاؤس میں قیام وطعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۳/جون کو وفد نے جناب حمید رضا خردمند کے ہمراہ قم شہر کا دورہ کیا اور وہاں انٹرنیشنل سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز کے سکالرز کے ساتھ میٹنگ کی، وفد کی طرف سے کونسل کا تعارف